واہ کیا مرتبہ ہے غوث بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
اور "قدمی ھذا علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ" کی وضاحت
تقویۃ الایمان کی حمایت پر وہابیوں
کے شکوک وشبہات کا ازالہ
احمد رضا سلطانپوری قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ عزوجل الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا رسول اللہ ﷺ

تقویۃ الایمان کی حمایت پر وھابیوں کے شکوک وشبھات کا ازالہ

احمد رضا سلطانپوری قادری

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شعر

واہ کیا مرتبہ ہے غوث بالا تیرا اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

اور ''قدمی ھذا علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ'' کی وضاحت

اعتراض: اسماعیل دہلوی صاحب کی عبارت ''اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔(تقویۃ الایمان) اگر علماء اہل سنت وجماعت (بریلوی) اس عبارت میں ہر چھوٹی بڑی مخلوق کے عمومی الفاظ میں انبیاء واولیاء کو شامل سمجھتے ہیں تو پھر ان کے اعلیٰ حضرت کے اس شعر میں بھی عموم پایا جاتا ہے۔

واہ کیا مرتبہ ہے غوث بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

اور اونچے اونچوں کے الفاظ کی وجہ سے مطلب یہ بنا کہ اونچے اونچوں یعنی رسولوں، نبیوں اور صحابہ کے سروں سے بھی غوث اعظم کا قدم اعلی ہے۔ لہذا اگر اس شعر کے عموم سے انبیاء ورسل خارج ہیں تو اسماعیل دہلوی کی عبارت میں بھی ہر چھوٹی بڑی مخلوق کے عموم سے نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء وصحابہ اکرام خارج ہیں۔ لہذا دہلوی صاحب پر کسی قسم کا اعتراض باقی نہ رہا۔ اور اگر اس شعر میں نبی کریم ﷺ انبیاء وصحابہ سب شامل ہیں تو یہ ان کی توہین ہے۔ کہ ان کے سروں سے بھی اعلیٰ قدم غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تسلیم کیا جا رہا ہے۔ لہذا اسنی ان سب ہستیوں کے گستاخ ٹھہرے۔

۞...الجواب...۞

جواب نمبر 1: اولاً تو یہ وہابیوں کی فریب کاری ہے کہ وہ اسماعیل دہلوی کی عبارت کو ''عمومی'' بتا رہے ہیں ۔حالانکہ اسماعیل دہلوی کی عبارت میں عموم نہیں بلکہ تخصیص ہے ۔تقویۃ الایمان کی عبارت میں موجود چھوٹی بڑی مخلوق کا تعین خود اسماعیل دہلوی اور علماء وہابیہ دیوبندئیہ کی کتب سے ثابت ہے۔اورانہوں نے خود چھوٹی مخلوق سے مراد عام لوگوں کو لیا اور بڑی مخلوق سے مراد انبیاء اکرام علیہ الصلو ۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہ اجمین کو لیا۔

☆ دہلوی صاحب کہتے ہے کہ ''**اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے**۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۵)اور مزید آگئے جا کر بلکل دوٹوک لفظوں میں انبیاء و اولیاء کا نام لیکر ان کا تقابل ذرہ ناچیز سے کرتے ہوئے انہیں ذرہ ناچیز سے بھی کم تر قرار دیا چنانچہ کہتے ہیں کہ ''**اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء واولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں** (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۵۳)معاذ اللہ عزوجل ۔لہذا اس سے واضح ہو گیا کہ دہلوی صاحب نے انبیاء و اولیاء ہی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے انہیں ایسی عبارات میں شامل رکھا۔

پھر آپ مزید اس بات کی خوب تحقیق کر سکتے ہیں کہ شاہ اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں مخلوقات کو صرف اور صرف دو اقسام ہی میں تقسیم کیا ہے۔**(1)ایک چھوٹی مخلوق** **(2)اور دوسری بڑی مخلوق۔**

چھوٹی مخلوقات سے تو اسماعیل دہلوی نے عام لوگوں کو مراد لیا لیکن بڑی مخلوق سے مراد انبیاء کرام علیہم السلام و اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کو لیا۔

☆ شاہ صاحب کہتے ہیں کہ ''**انبیاء واولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے**۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۳۲)

اس سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ انبیاء واولیاء کو اسماعیل دہلوی بڑے لوگ یعنی بڑی مخلوق مانتے ہیں۔

☆ پھر کہتے ہیں کہ ''جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سوان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے...... **یہ بڑے لوگ** اول اللہ کے حکم پر آپ قائم ہوتے ہیں اور پیچھے اپنے چھوٹوں کو سیکھاتے ہیں۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۵۹)

پتہ چلا کہ دہلوی کے نزدیک مخلوقات کی دو اقسام ہیں۔ بڑی اور چھوٹی۔ بڑی مخلوق سے مراد انبیاء و اولیاء ہیں اور چھوٹی سے مراد عام لوگ ہیں۔

تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان اور چھوٹی بڑی مخلوق سے مراد

☆ دیوبندی وہابی علماء نے 'تقویۃ الایمان مع تذکر الاخوان'' میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ ''تو اس سبب سے صاحب تقویۃ الایمان علیہ الرحمۃ والغفر ان نے **ایسے عوام لوگوں کے گمان باطل کرنے کو جو بزرگان دین اور اولیاء اللہ کو سمجھتے ہیں** کہ جو چاہیں سو کریں **لکھا** کہ **ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے**۔(تقویۃ الایمان مع تذکر الاخوان' صفحہ ۲۳۹) تو اس عبارت سے بالکل واضح ہو گیا کہ خود اسماعیل دہلوی صاحب کے پیروکاروں کو بھی تسلیم ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اس میں انبیاء اکرام اور اولیاء اللہ سب ہی شامل ہیں۔

رشید احمد گنگوھی اور چھوٹی بڑی مخلوق سے مراد

☆**اسی طرح دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی** صاحب سے کسی سائل نے (اسماعیل دہلوی کی) اسی مذکور عبارت کو لکھ کر سوال پوچھا کہ ''اس عبارت کے مضمون کا کیا مطلب ہے مولانا علیہ الرحمۃ نے کیا مراد لیا ہے۔'' تو گنگوہی نے اس کا مطلب سمجھاتے ہوئے لکھا کہ

''اس عبارت سے مراد حق تعالیٰ کی بے نہایت برائی ظاہر کرنا ہے کہ اسکی سب مخلوقات اگر چہ کسی درجہ کی ہو اُس سے کچھ مناسب نہیں رکھتی۔ کمہار لوٹا مٹی کا بنا دے اگر چہ خوبصورت پسندیدہ ہو اس کو احتیاط سے رکھے مگر توڑنے کا بھی اختیار ہے اور کوئی مساوات کسی وجہ سے لوٹے کو کمہار سے نہیں ہوتی۔ پس حق تعالیٰ کی ذات پاک جو خالق محض قدرت ہے اس کے ساتھ کیا نسبت و درجہ کسی خلق کا ہو سکتا ہے چمار کو شہنشاہ دنیا سے اولاد آدم ہونے میں مناسبت و مساوات ہے اور شہنشاہ نہ خالق و رازق چمار کا ہے تو چمار کو تو شہنشاہ سے مساوات بعض وجودہ سے ہے بھی مگر حق تعالیٰ کیساتھ اس قدر بھی مناسبت کسی کو نہیں کہ کوئی عزت برابری کی نہیں ہو سکتی۔ **فخر عالم علیہ السلام باوجودیکہ تمام مخلوق سے برتر و معزز و بے نہایت عزیز ہیں** کہ کوئی مثل ان کے نہ ہوا نہ ہو گا **مگر حق تعالیٰ کی ذات پاک کے مقابلہ میں وہ بھی بندہ مخلوق ہیں**۔ تو یہ سب (جو عبارت لکھی) حق ہے مگر کم فہم اپنی کج فہمی سے اعتراض بیہودہ کر کے شانِ حق تعالیٰ کو گھٹاتے ہیں اور نام حب رسول ﷺ رکھتے ہیں۔(فتاوی رشیدیہ صفحہ ۲۲۴)

تو گنگوہی صاحب کو بھی اقرار ہے کہ اسکی سب مخلوقات اگرچہ کسی درجہ کی ہو (یعنی ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی) اُس سے کچھ مناسب نہیں رکھتی۔ ......**فخر عالم علیہ السلام باوجودیکہ تمام مخلوق سے برتر و معزز و بے نہایت عزیز ہیں (اور دہلوی کے مطابق تو اسی مخلوق کا یہی درجہ تو بڑی مخلوق ہے** کہ کوئی مثل ان کے نہ ہوا نہ ہوگا **مگر حق تعالیٰ کی ذات پاک کے مقابلہ میں وہ بھی بندہ مخلوق ہیں۔** تو یہ سب (یعنی اسماعیل دہلوی نے جو کہا کہ **ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے)** حق ہے۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔لہذا امام الوہابیہ شاہ اسماعیل دہلوی نے ''بڑی چھوٹی مخلوق کی'' خود تخصیص فرمادی۔لہذا دہلوی کی عبارت کو عمومی قرار دینا کذب بیانی اور دھوکا دہی ہے۔

وھابیوں کی جھالت اور تفضیلیہ کے نقش قدم پر چلنا

جواب نمبر2:

واہ کیا مرتبہ ہے غوث بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

اس شعر کو پیش کر کے جس لاعلمی و جہالت کا مظاہرہ علماء وہابیہ نے دیا ہے وہ کسی اہل علم پر مخفی نہیں ہے۔اور وہابیوں نے یہاں وہی انداز اختیار کیا ہے جو انداز تفضیلی حضرات اختیار کیا کرتے ہیں۔اور تفضیلی حضرات کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہابی حضرات نے بھی اپنی جہالت و علمی کا مظاہرہ کیا۔آیئے ذرا وہابیوں اور تفضلیوں دونوں کی جہالت آپ کے سامنے رکھتے ہیں تاکہ حقیقت آپ پر منکشف ہوجائے۔

☆**اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں امیر المومنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان اس طرح بیان فرمائی کہ'' وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى۔اور بہت جلد اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار** (پارہ 30 سورۃ اللیل آیت 17)۔

امام رازی نے مفاتیح الغیب میں فرمایا'' **اجمع المفسرون منا علی ان المراد منه ابو بکر رضی اللہ تعالی عنه**''''ہم سنیوں کے مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ اتقی سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں (التفسیر الکبیر جلد ۳۱/ ۲۰۵)۔

علماء اہل سنت و جماعت نے جب اس آیت مبارکہ سے یہ استدلال کیا کہ امیر المومنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فضلیت حاصل ہے اور اس پر اپنے دلائل پیش کیے تو'' تفضیلیہ نے کہا کہ اتقی بمعنیٰ تقی ہے اور وہ (اسم تفضیل) معنیٰ تفضیل سے مجرد ہے اسلئے کہ اگر یہ معنیٰ نہ ہو تو اسم تفضیل کے اطلاق کے سبب صدیق (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی فضلیت نبی ﷺ کو شامل ہوگی تو لازم آئیگا

کہ صدیق (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نبی ﷺ سے اتقی ہوں اور یہ قطعاً اجماعی طور پر باطل ہے"۔

جب تفضیلیہ (عرف عام شیعہ) نے یہ باطل استدال کیا تو اکابرین علماء اہل سنت و جماعت نے ان کو منہ توڑ جواب دیا جیسا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔

"وما ذکروا من الضرورۃ مندفع بان الکلام فی سائر الناس دون الانبیاء علیھم الصلوۃ والسلام لما علم من الشریعۃ ان الانبیاء اعلی کرامۃ و اشرف مکانۃ عند اللہ تبارک و تعالیٰ فلا یقاسون بسائر الناس و لا یقاس سائر الناس بھم فعرف الشرع حین جریان الکلام فی مقام التفاضل و تفاوت الدرجۃ یخصص امثال ھذا الفظظ بالامہ و التخصیص العرفی اقوی من التخصیص الذکری کقول القائل خبز القمح احسن خبز لن یفھم منہ تفضیلہ علی خبز اللوز لان استعمالہ غیر متعارف و ھو خارج عن المبحث اذ الکلام انما انتظم العبوب دون الفواکہ"

اور جو ضرورت تفضیلیہ نے ذکر کی وہ مندفع ہے **اس لئے کہ کلام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو چھوڑ کر باقی لوگوں میں ہے کیونکہ شریعت سے معلوم ہے کہ انبیاء کی عظمت سب سے زیادہ ہے اور انکا مرتبہ سب پر ہے تو انھیں باقی لوگوں پر قیاس نہ کیا جائے گا، نہ باقی لوگ ان پر قیاس کئے جائینگے۔**

تو شریعت کا عرف مقام فضیلت اور تفاوت مراتب کی جاری گفتگو میں ایسے الفاظ کو امت کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ اور تخصیص ذکری سے زیادہ قوی ہے جیسے کوئی کوئی کہے کہ گہیوں کی روٹی سب سے اچھی ہے، اس سے گہیوں کی روٹی کی فضلیت بادام کی روٹی پر نہ سمجھی جائیگی اس لئے کہ اس کا استعمال متعارف نہیں ہے اور وہ بحث سے خارج ہے اس لئے کہ کلام اناج کو شامل ہے نہ کہ میووں کو۔ (تفسیر فتح العزیز تحت الآیۃ ۹۲ / ۱۷ پ عم ص ۳۰۴۔ فتاوی رضویہ جلد ۲۸ صفحہ ۶۰۵)۔

اسی طرح شیعہ حضرات کا یہ بھی اعتراض ہے کہ تم سنی لوگ صدیق کو صدیق اکبر (سب سے بڑا سچا) کہہ کر اللہ و رسول پر فضلیت دینے کر مرتکب ہوتے ہو۔ اسلئے کہ اللہ و رسول سچے یعنی صدیق ہیں۔ اللہ و رسول صدیقوں ہی میں شامل ہے خارج تو نہیں تو جب تم سنی یہ کہتے ہو وہ ابوبکر "صدیق اکبر" ہیں تو یہاں اللہ و رسول کو صدیقیت سے کیونکر خارج کر سکتے ہو۔ تو شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا تحریر سے شیعوں کے اس اعتراض کا جواب بھی ہو گیا۔ الحمد للہ عزوجل۔

{...شیعہ وہابی بھائی بھائی...}

قرآن کی مذکورہ بالا آیت میں ''اتقی'' سب سے بڑے متقی سے مراد مفسیرین کرام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لیا ہے اور اس پر اجماع نقل فرمایا ہے۔لیکن تفضیلیوں نے جاہلانہ اعتراض گھڑا۔اور آج تفضیلیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور انہی کے اعتراضات کو اپنے الفاظ میں تبدیل کر کے وہابی حضرات ہم اہل سنت و جماعت کی بعض اصطلاحات وعبارات پر اعتراض کرتے نظر آتے ہیں۔

جیسے امام اعظم، غوث اعظم، اعلیٰ حضرت جیسے الفاظ پر وہابیوں نے تفضیلی طرز استدلال اختیار کیا ہوا ہے۔اگر یہ وہابی لوگ سنی ہوتے تو ایسے اعتراضات واستدلال ہی نہ کرتے کیونکہ سنی ہو کر اپنے ہی مواقف کے خلاف استدلال کیونکر بیان کر سکتے ہیں؟ اگر یہ وہابی لوگ سنی ہوتے تو صاف کہہ دیتے کہ یہ اصطلاحیں یا'' کلام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو چھوڑ کر باقی لوگوں میں ہے کیونکہ شریعت سے معلوم ہے کہ انبیاء کی عظمت سب سے زیادہ ہے اور انکا مرتبہ سب پر ہے تو انھیں باقی لوگوں پر قیاس نہ کیا جائے گا، نہ باقی لوگ ان پر قیاس کئے جائینگے۔ تو شریعت کا عرف مقام فضلیت اور تفاوت مراتب کی جاری گفتگو میں ایسے الفاظ کو امت کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔''۔

وھابیہ کا استدلال وھابیوں کے اپنے گلے کی پھندا

جواب نمبر 3: پھر ایسا استدلال خود ان کے اپنے بھی خلاف ہے کیونکہ خود وہابی حضرات بھی سنیوں کی طرح بہت ساری اصطلاحات استعمال کرتے ہیں۔ جیسے خود علمائے دیوبند نے اپنے پیر و مرشد حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو''اعلیٰ حضرت'' کا لقب دیا اور غیر مقلدین اہلحدیث نے اپنے امام نذیر حسین دہلوی کو''شیخ الکل'' کا لقب دیا۔

تو کیا وہ نبی پاک ﷺ یا صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حضرت یا شیخ نہیں سمجھتے ؟ یقینا سمجھتے ہیں تو کیا ان القابات کو استعمال کرنے سے امداد اللہ مہاجر مکی اور نذیر حسین دہلوی کی فضلیت نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام علیہم الرضوان پر ثابت ہوگی؟ (معاذ اللہ عزوجل)۔

کاش کہ وہابی حضرات شاہ عبدالعزیز کی اس بات کو سمجھ سکتے'' **شریعت کا عرف مقام فضلیت اور تفاوت مراتب کی جاری گفتگو میں ایسے الفاظ کو امت کے ساتھ خاص کر دیتا ہے**۔اور تخصیص ذکری سے زیادہ قوی ہے جیسے کوئی کہے کہ گیہوں کی روٹی سب سے اچھی ہے، اس سے گیہوں کی روٹی کی فضلیت بادام کی روٹی پر نہ سمجھی جائیگی اس لئے کہ اس کا استعمال متعارف نہیں ہے اور وہ بحث سے خارج ہے اس لئے کہ کلام اناج کو شامل ہے نہ کہ میووں کو۔(تفسیر

فتح العزیز ص ۳۰۴)

اعلیٰ حضرت کے شعر کا مزید تحقیقی جواب

جواب نمبر 4: الحمدللہ عزوجل ! ہماری اس مذکورہ بالا تفصیل سے اہل علم حضرات پر وہابیت کی جہالت واضح ہوچکی ہے۔لیکن وہابی حضرات کے لئے مزید تفصیل پیش خدمت ہے۔

واہ کیا مرتبہ ہے غوث بالا تیرا　　　اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

☆اولاً تو عرض ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر اولیاء اکرام کے مشہور قول ""قدمی ھذا اعلیٰ رقبۃ کل ولی اللہ" کی بنا پر ارشاد فرمایا گیا۔اس اس میں اونچے اونچوں (اولیاء) کے بارے میں خود اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دوٹوک وضاحت فرمادی کہ

"اس لفظ (اولیاء) کا تیسرا اطلاق اخص اور ہے جس میں صحابہ بلکہ تابعین کو بھی شامل نہیں رکھتے کہ وہ اسمائے خاصہ سے ممتاز ہیں، جیسے کہتے ہیں اس مسئلہ پر صحابہ وتابعین واولیائے امت وعلمائے ملت کا اجماع ہے اس وقت یہ لفظ اصطلاحِ مشائخ وصوفیہ کا ہم عناں ہوتا ہے، **اس معنیٰ پر بیشک حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید الاولیاء ہیں** لا یخص منہ نفس الا ان یقوم دلیل (اس معنیٰ کہ اولیاء میں آپ بلا تخصیص سب کے سردار ہیں بغیر دلیل کسی ولی کی تخصیص نہ ہوگی) تو فرمان واجب الاذعان "قدمی ھذا اعلیٰ رقبۃ کل ولی اللہ (میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔) **میں تخصیص بلامخصص کی اصلاً حاجت نہیں۔** (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۸۱۰)۔

لہذا جس قول کی بنا پر اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر ارشاد فرمایا، جب اس قول کی وضاحت ہوگی کہ اس سے میں انبیاء اکرام علیہم الصلوۃ والسلام اور صحابہ اکرام علیہم الرضوان اجمعین شامل نہیں ہے بلکہ اس ان اولیاء اکرم جن کے مقام ومرتبے سے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ذات کو بتایا جارہا ہے وہ مشائخ وصوفیہ ہیں۔لہذا جب قول میں تخصیص ہے تو پھر شعر میں بھی تخصیص ہی ہوگی لہذا عمومی بات ہی نہ رہے۔

☆ پھر امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر اس وقت لکھا جب بعض لوگوں نے اپنے پیروں ومشائخ کو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر فضلیت دی۔جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا کہ " زید کہتا ہے کہ جناب قطب الاقطاب غوث الثقلین میراں محی الدین ابومحمد سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ اپنے وقت میں غوث یا قطب الاقطاب نہیں تھے بلکہ جناب سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ قطب

الاقطاب اورغوث الثقلین تھے……عمرو کہتا ہے کہ سیدنا احمد کبیر رفاعی کی ولایت اور قطبیت میں ہمیں بالکل کلام نہیں ،مگران کی تفضیل سیدنا جناب عبدالقادر جیلانی قدس سرہ پر نہیں ہوسکتی……اس مضمون پر بڑودہ میں خفیہ خفیہ بحثیں ہوا کرتی ہیں''

تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس سوال کے جواب میں ''طرد الافاعی عن حمی ھاد رفع الرفاعی ''یعنی سانپوں (موذیوں) کو دور کرنا اس ہادی کی بارگاہ سے جس نے امام رفاعی کو رفعت بخشی'' نامی مکمل کتاب تحریر فرمائی۔جس میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''حضرت رفاعی اوران کے امثال قبل وبعد کے قطبوں کو حضور (شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ) پر تفضیل دینی ہوسِ باطل و نقصان دینی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔(فتاوی رضویہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۳)

اور پھر گیارہ روایات حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی فضلیت کی بیان فرما کر حضرت رفاعی جیسے بزرگوں پر حضور غوث اعظم کی فضلیت ثابت کی۔اور معترضعین کے اسے نظریے کے رد کر کے یہ شعر ارشاد فرمایا کہ

واہ کیا مرتبہ ہے غوث بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

یعنی اے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو اللہ عزوجل ورسول اللہ ﷺ نے وہ مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے کہ جن اونچے اونچوں (مشائخ وصوفیہ) کا ذکر یہ لوگ کر رہے ہیں اوران کو آپ رضی اللہ عنہ سے افضل واعلیٰ بتا رہے ہیں ان جیسے اونچے اونچوں (مشائخ وصوفیہ) کے سروں سے بھی آپ رضی اللہ عنہ کا قدم اعلیٰ ہے۔

یہاں بحث ہی مشائخ وصوفیہ کے لحاظ سے ہیں نہ کہ نبی پاک ﷺ یا صحابہ کے

جواب نمبر5: اوراعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ یہاں مکمل بحث ہی اولیاء ومشائخ عظام کے مراتب کے لحاظ سے فرما رہے تھے اوران کا یہ رسالہ آپ اول تا آخر پڑھ کر دیکھ لیجئے۔

☆کسی ایک جگہ بھی نبی کریم ﷺ اورغوث اعظم کا تقابل نہیں۔

☆کسی ایک جگہ بھی خلفائے راشدین علیہم الرضوان اجمعین اورغوث اعظم کا تقابل نہیں۔

☆کسی ایک جگہ بھی کسی صحابی رضی اللہ عنہ اورغوث اعظم کا تقابل نہیں۔

☆ بلکہ یہاں غوث اعظم کی فضلیت پر جو گفتگو کی گئی وہ صوفیاء کرام ومشائخ عظام کے بارے میں ہے۔لیکن وہابیہ کی ضد وسینہ زوری دیکھئے کہ کہاں کی بات کہاں لے جارہا ہے۔لہذ یہاں کلمہ عموم سرے سے موجود ہی نہیں ہے بلکہ یہاں عموم سمجھنا ایسا ہی ہے جیسے الاتقی (سب سے بڑے متقی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے تفضیلیہ نے عموم سمجھ کر مسلک حقہ اہل سنت وجماعت پر اعتراض کیا تھا۔جس کا ذکر پہلے ہو چکا۔

کیا اونچے اونچوں میں انبیاء ورسل یا صحابہ شامل نہیں؟

جواب نمبر 6: بے شک انبیاء ورسل اور صحابہ کرام کا مقام ومرتبہ سب سے اعلیٰ وافضل ہے لیکن یہاں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جن اونچے اونچوں کا ذکر فرمارہے ہیں،ان اونچے اونچوں میں انبیاء ورسل اور صحابہ کرام شامل نہیں کیونکہ یہاں تو صوفیاء ومشائخ پر گفتگو ہورہی تھی لہذا جس پہلو میں گفتگو ہورہی ہو کلام بھی اسی میں کیا جاتا ہے۔جیسا کہ ہم آغاز میں اس موضوع پر گفتگو کر چکے ہیں۔

☆ قرآن پاک میں ہے کہ "الْاَتْقَی" سب سے بڑا پرہیز گار (پارہ 30 سورۃ اللیل آیت 17) اور یہاں مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں (التفسیر الکبیر جلد ۳۱/ ۲۰۵) تو کیا تفضیلیہ کی طرح وہابی بھی کہیں گے کہ نبی پاک ﷺ بھی متقی ہیں بلکہ تمام انبیاء ورسل بھی متقی ہیں لہذا حضرت ابوبکر صدیق کو سب سے بڑا متقی کہہ کر ان سب پر فضلیت دی جارہی ہے؟ معاذ اللہ عزوجل۔لیکن حق وہی ہے جو ہم بیان کر چکے۔

☆ اس شعر میں اونچے اونچوں کا کلام انبیاء،رسل وصحابہ اکرام جیسی عظیم ہستیوں کو چھوڑ کر باقی لوگوں میں ہے کیونکہ شریعت سے معلوم ہے کہ ان کی عظمت سب سے زیادہ ہے اور انکا مرتبہ سب پر ہے تو انھیں باقی لوگوں پر قیاس نہ کیا جائے گا،نہ باقی لوگ ان پر قیاس کئے جائینگے۔ تو شریعت کا عرف مقام فضلیت اور تفاوت مراتب کی جاری گفتگو میں ایسے الفاظ کو امت کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ اور تخصیص ذکری سے زیادہ قوی ہے۔اور یہ اصول علماء اہل سنت وجماعت کا ہے۔اس لئے وہابیوں کو اس سے کیا علاقہ؟ وہابی اگر اس اصول سے متفق ہوتے اور اصلی اہل سنت وجماعت ہوتے تو پھر اس اصول کا انکار کرنے کی جرات نہیں کرتے۔

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا دوٹوک فتوی

جواب نمبر 7: ☆ وہابیوں نے "اونچے اونچوں" کے الفاظ شعر میں دیکھ کر اعتراض کر دیا حالانکہ یہ ان کی جہالت ہے۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ میں لکھا ہے" وآلہٖ خلاصۃ الانام مع صحبہ الافاضل

الکرامت: اوران کی ال پر کہ خلاصہ مخلوقات ہیں مع صحابہ کے کہ بہت فضیلت وکرم والے ہیں" **اس قسم کے کلمات مقام مدح میں استعمال کرتے ہیں مثلا امام ابوحنیفہ، سیدالاولیاء حضور غوث اعظم** رضی اللہ تعالی عنہما بلکہ علماء وساداتِ عصر کو لکھتے ہیں، افضل المحققین، اکمل المدققین، خلاصہ دو دمانِ مصطفوی، نقادہ خاندانِ مرتضوی **اوران الفاظ سے عموم واستغراق حقیقی مرادنہیں لیتے۔**

ورنہ بایں معنیٰ امام ائمہ وسیدنا الاولیاء حضور اقدس سرور دو عالم ﷺ ہیں وبس، اور اگر امت میں لیجئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ۔ اسی طرح خلاصہ دودمانِ مصطفوی حضرت بتول زہرا ہیں۔ اوراوپر سے لیجئے تو حضرت مولا مشکل کشاء اور نقادہ خاندان مرتضوی حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

پس واضح ہوگیا کہ طور متعارف پر حضرات آلِ اطہار کو خلاصہ مخلوق کہنا بہت صحیح ہے **اوراس سے ان کی فضیلت انبیاء ومرسلین بلکہ خلفائے ثلاثہ رضوان تعالیٰ علیہم اجمعین پر لازم نہیں آتی کہ جو امور عقائد حقہ میں مستقر ہو چکے وہ خود ایضاح مراد کو بس ہی ہیں** (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۸۱۰)

یہاں پر ایک وہابی نے یہ جواب دیا کہ جب یہ اصول ہے تو پھر اسماعیل دہلوی کی عبارات کے بارے میں بھی اس کو کیوں نہیں تسلیم کیا جاتا؟ تو عرض ہے کہ اسماعیل دہلوی نے خود جگہ جگہ نام لیکر انبیاء اکرام علیہ الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی تخصیص کر دی اور علماء دیوبند وہابیہ نے بھی ان عبارات میں انبیاء اکرام علیہ الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو شامل مانا (جس کی تفصیل آگے موجود ہے) لہذا جہاں خود قائل نے تخصیص کردے وہاں یہ اصول قابل قبول نہیں کیا جائے گا۔

جوغوث اعظم کوصحابہ سے افضل مانے وہ بد مذہب ھے

جواب نمبر 8: ☆ اوراسی طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا صاف فتوی ہے کہ جو غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو صحابہ سے افضل جانے وہ بدمذہب ہے، امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ

"اکثر عوام کے عقیدے میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان اقوال کا کیا حال ہے؟"

تو امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس گمراہ کن عقیدے کا رد ان الفاظ میں فرمایا کہ "جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب افضل الاولیاء المحمدیین

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں یا ان کے ہمسر ہیں، (وہ) گمراہ بدمذہب ہے۔

سبحان اللہ، اہل سنت کا اجماع ہے کہ حضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام اولیاء مرجع العرفاء امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اکرم و افضل واتم واکمل ہیں جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی، شیعی، رافضی مانتے ہیں، نہ کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفضیل دینی کہ معاذ اللہ انکار آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ وخرق اجماع امت مرحومہ ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہ مسکین اپنے زعم میں سمجھا جائے کہ میں نے حق محبت حضور پرنور سلطان غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو ملک مقرب پر غالب یا افضل بتایا، حالانکہ ان بیہودہ کلمات سے پہلے بیزار ہونے والے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، وباللہ التوفیق۔ (فتاویٰ رضویہ نمبر ۲۸ کتاب الشتی صفحہ ۴۱۳ تا ۴۱۶)۔

الحمد للہ عزوجل اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ بالکل واضح و دوٹوک ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو صحابہ اکرام علیہم الرضوان پر ہرگز فضلیت حاصل نہیں۔ بلکہ جو ایسا بیہودہ نظریہ پیش کرے وہ گمراہ و بدمذہب ہے۔

تو کیا اسماعیل دہلوی نے بھی اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں کوئی اس طرح کا عقیدہ و مواقف بیان کیا ہے؟ بلکہ وہ تو کہتے ہے کہ جو بڑا بزرگ ہو اس کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرو۔ اور جو بشر کی سی تعظیم ہے اس جیسی کرو بلکہ اس میں بھی اختصار کرو اور سب انبیاء واولیاء اس کے روبرو ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں۔ گاؤں کے چودھری و زمیندار کے مقام پر لا کھڑا کرو۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اعلیٰ حضرت کی وضاحت اور وھابیہ کی جھالت

جواب نمبر 9: ☆ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اسی کتاب ’’طرد الافاعی عن حمی ھادرفع الرفاعی‘‘ جس کے اندر یہی شعر لکھا۔ اسی کتاب کے اندر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ’’انا حجۃ اللہ علیکم جمیعکم انا نائب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و وارثہ فی الارض‘‘ ’’میں تم سب پر اللہ کی حجت ہوں، میں رسول اللہ ﷺ کا نائب اور زمین میں ان کا وارث ہوں‘‘ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۲۸ صفحہ ۳۹۶)

تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تو صاف فرما رہے ہیں کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ ﷺ کے نائب ہیں۔ لہذا یہاں ایسے بیہودہ اعتراض کرنا تفضیلیہ کے طریقہ پر عمل نہیں تو اور کیا ہے؟ اعلیٰ حضرت

رحمۃ اللہ علیہ دوٹوک الفاظ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل　　　اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

یعنی عام مخلوق (مسلمانوں) میں اعلیٰ مقام اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کا ہے۔ اور اولیاء سے بھی اعلیٰ مقام رسل عظام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور رسولوں سے بھی اعلیٰ مقام ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ہے۔

اھل سنت وجماعت کا مواقف اور وھابیہ کی جھالت

جواب نمبر10: ☆ وہابیوں نے ''اونچے اونچوں'' (اولیاء) کے الفاظ دیکھ کر یہ کہا کہ دیکھو انبیاء و رسل بھی اونچے اونچوں میں شامل ہیں۔ لہٰذا ان پر بھی فضلیت ثابت ہوئی لیکن یہ استدلال ہی بال و جہالانہ ہے۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تفضیلیوں کو یہی جواب ارشاد فرمایا تھا کہ دیکھئے گیہوں کی روٹی بھی روٹی ہی کہلاتی ہے اور بادام کی روٹی بھی روٹی ہی کہلاتی ہے۔ دونوں کے لئے الفاظ ''روٹی'' ہی استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن علماء اہل سنت کا اصول پہلے بیان ہو چکا کہ اگر'' کوئی کہے کہ گیہوں کی روٹی سب سے اچھی ہے، اس سے گیہوں کی روٹی کی فضلیت بادام کی روٹی پر نہ سمجھی جائیگی اس لئے کہ اس کا استعمال متعارف نہیں ہے اور وہ بحث سے خارج ہے اس لئے کہ کلام اناج کو شامل ہے نہ کہ میووں کو۔ (تفسیر عزیزی)

لہٰذا وہابی حضرات یا تو خود کو اہل سنت و جماعت کہلوانا چھوڑ دیں یا پھر مذکورہ شعر کو بیان کر کے جو تفضیلی طریقے کے مطابق اعتراض کرتے ہیں اس سے توبہ کرلیں۔ وہابیوں اب ذرا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو کہ شاہ صاحب ایک طرف تو آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ''گیہوں کی روٹی سب سے اچھی ہے'' اور یہاں ''سب'' کے الفاظ بھی ہیں اور ''روٹی'' کے بھی لیکن پھر بھی بادام کی روٹی پر فضلیت نہیں مانتے ہو۔ وہابیوں ذرا ہمت کرو اور شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات کو جواب دیکر تفضیلیت کو تقویت پہنچا۔

قدمی ھذا علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ پر اعتراض کا جواب

معنی و مراد کے اعتبار سے یہ اعتراض بھی وہی ہے جو کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کے الفاظ ''اونچے اونچوں'' کو دیکھ کر کیا گیا تھا۔ ہم عرض کر چکے کہ '' الْاَتْقٰی۔ سب سے بڑا متقی'' میں لفظ ''بڑا'' بھی موجود ہے اور ''متقی'' بھی۔ اسی طرح صدیق اکبر میں ''اکبر'' کا لفظ بھی ہے اور ''صدیق'' کا بھی۔ فاروق اعظم میں لفظ ''فاروق'' بھی ہے اور ''اعظم'' بھی۔ امام اعظم میں لفظ ''امام'' بھی ہے اور ''اعظم'' بھی۔ غوث اعظم میں لفظ

''غوث'' بھی ہے اور ''اعظم'' بھی۔ شیخ الکل میں لفظ ''شیخ'' بھی ہے اور ''کل'' اسی طرح اعلیٰ حضرت میں لفظ ''حضرت'' بھی ہے اور ''اعلیٰ'' بھی۔

توجس طرح تفضیلیوں نے اعتراض کیا آج وہابی بھی تفضیلیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہی اعتراض کر رہے ہیں۔ جبکہ اہل سنت و جماعت کا مواقف بیان کیا جاچکا کہ یہاں سرے سے وہ بات ہی نہیں جو وہابی حضرات کو نظر آ رہی ہیں اگر وہابی حضرات اپنی آنکھوں سے تفضیلی عینک اتار کر دیکھیں گے تو انشاءاللہ عزوجل قوی امید ہے کہ بات سمجھ جائے گی اور ضد وہٹ دھرمی نہ کی تو ہماری بات کو قبول بھی کریں گے۔

☆ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فتاویٰ رضویہ میں حضور غوث اعظم کا قول نقل فرمایا آپ فرماتے ہیں کہ ''انا حجۃ اللہ علیکم جمیعکم انا نائب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و وارثہ فی الارض '' (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۲۸ صفحہ ۳۹۶)

تو یہاں غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا مقام ومرتبہ بھی خود اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمادیا۔ کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نائب و خادم ہیں۔ لہذا وہابی حضرت جو بیہودہ نتیجہ پیش کر کے اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں، اس میں انشاءاللہ عزوجل کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

اعلیٰحضرت کی زبانی قدمی ھذا علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ کی وضاحت

وہابیوں نے بھی یہاں ''ولی'' کا لفظ دیکھ کر وہی اعتراض کیا جو ''الاتقی'' کے تحت تفضیلیہ نے کیا تھا۔ لیکن وہابیوں کو اس سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا کیونکہ خود اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاوی رضویہ میں ''قدمی ھذ اعلٰی رقبۃ کل ولی اللہ'' کی مکمل وضاحت فرمادی جس کو پڑھنے کے بعد وہابیوں دیوبندیوں کی جہالت و لاعلمی سب پر عیاں ہوجائے گی۔ انشاءاللہ عزوجل۔

اعلیٰ حضرت خود فرماتے ہیں کہ ''**اولیاء کا اطلاق** کبھی بمعنیٰ اعم آتا ہے یعنی ہر محبوب خدا، تو انبیاء بلکہ ملائکہ کو بھی شامل، اس معنیٰ پر قرآن عظیم میں فرمایا: الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ غم۔ (القرآن ۱۰/ ۶۲)

بایں معنیٰ سید الاولیاء حضور سید المحبوبین ہیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، **اور کبھی ماورائے انبیاء ومرسلین مراد لیتے ہیں** ہزاروں بار سنا ہوگا انبیاء واولیاء اور عطف مقتضے مغایرت ہے اس معنی پر سید الاولیاء حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ

باجماع اہل سنت تمام امت سے افضل واکمل ہیں

اور **اس لفظ کا تیسرا اطلاق اخص اور ہے جس میں صحابہ بلکہ تابعین کو بھی شامل نہیں رکھتے کہ وہ اسمائے خاصہ سے ممتاز ہیں**، جیسے کہتے ہیں اس مسئلہ پر صحابہ وتابعین واولیائے امت وعلمائے ملت کا اجماع ہے اس وقت یہ لفظ اصطلاحِ مشائخ وصوفیہ کا ہم عناں ہوتا ہے، **اس معنیٰ پر بیشک حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سید الاولیاء ہیں** لا یخص منه نفس الا ان یقوم دلیل (اس معنیٰ کہ اولیاء میں آپ بلاتخصیص سب کے سردار ہیں بغیر دلیل کسی ولی کی تخصیص نہ ہوگی) تو فرمان واجب الاذعان "قدمی هذا علٰی رقبة کل ولی الله (میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔) **میں تخصیص بلامخصص کی اصلاً حاجت نہیں**۔ (فتاوٰی رضویہ جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۸۱۰)۔

الحمدللہ عزوجل! شیخ الاسلام امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی مراد بیان فرمادی تو وہابیوں کی تمام تر محنت خاک میں مل گئی۔ جب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمادیا کہ اس قول میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کیا صحابہ وتابعین کو بھی شامل نہیں رکھتے تو پھر وہابی خواہ مخواہ شور مچارہے ہیں۔ اب مذکورہ بالا دوٹوک فیصلے کے بعد بھی کوئی ضد وہٹ دھرمی سے باز نہ آئے تو ہمارے پاس اس کا کچھ علاج نہیں۔

اعلیٰحضرت کی زبانی ایسے کلمات کی مزید وضاحت

اور اسی طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوٰی رضویہ میں لکھا ہے " واٰله خلاصة الانام مع صحبه الافاضل الکرامت: اور ان کی ال پر کہ خلاصہ مخلوقات ہیں مع صحابہ کے کہ بہت فضیلت وکرم والے ہیں" **اس قسم کے کلمات مقام مدح میں استعمال کرتے ہیں مثلاً امام ابوحنیفہ، سید الاولیاء حضور غوث اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہما بلکہ علماء وساداتِ عصر کو لکھتے ہیں، افضل المحققین، اکمل المدققین، خلاصه دودمانِ مصطفوی، نقاده خاندانِ مرتضوی **اور ان الفاظ سے عموم واستغراق حقیقی مراد نہیں لیتے**۔ ورنہ بایں معنیٰ امام ائمہ وسیدنا الاولیاء حضور اقدس سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں وبس، اور اگر امت میں لیجئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ اسی طرح خلاصہ دودمانِ مصطفوی حضرت بتول زہرا ہیں۔ اور اوپر سے لیجئے تو حضرت مولا مشکل کشاء اور نقادہ خاندان مرتضوی حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔ پس واضح ہوگیا کہ طور متعارف پر حضرات آلِ اطہار کو خلاصہ مخلوق کہنا بہت صحیح ہے **اور اس سے ان کی فضیلت انبیاء ومرسلین بلکہ خلفائے ثلاثہ رضوان تعالٰی علیہم اجمعین پر لازم نہیں آتی** کہ جو امورعقائد حقہ میں مستقر ہوچکے وہ خود ایضاح مراد کو بس ہی ہیں (فتاوٰی رضویہ جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۸۱۰)۔

☆اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ حدیثہ کے حوالہ سے یہ روایت بھی بیان فرمائی کہ ''بل جاء باسانید متعددۃ عن کثیرین انھم اخبر و اقیل مولدہ بنحو مائۃ سنۃ انہ سیولہ بارض العجم مولود مظھر عظیم یقول ذلک فتندرج الاولیاء فی وقتہ تحت قدمہ''

بلکہ متعدد سندوں سے بہت اولیاء کرام مقدمین سے مروی ہوا کہ انھوں نے سرکار غوثیت کی ولادت مبارکہ سے تقریباً سو برس پہلے خبر دی تھی کہ عنقریب عجم میں ایک صاحب عظیم مظہر والے پیدا ہونگے اور یہ فرمائیں گے کہ ''میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر'' اس فرمانے پر **اُس وقت کے تمام اولیاء ان کے قدم کے نیچے سر رکھیں گے** اور اُس قدم کے سایہ میں داخل ہوں گے (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۹۹)

اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس بیان کردوہ روایت سے بھی یہی ثابت ہوا کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا قدم صرف اس وقت کے انہی اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کی گردنوں سے اونچا ہے جو مقام و مرتبہ سے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے کم ہیں۔

علماء وھابیہ کے گھر سے اس مسئلے کی وضاحت پر ثبوت

وہابیوں دیوبندیوں کے رشید احمد گنگوہی سے پوچھا گیا کہ پیران پیر صاحب کا قدم سب پیروں کی گردن پر ہے (''''قدمی ھذا علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ) اس کا کیا مطلب ہے؟

تو علماء دیوبند کے رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ ''پیران پیر کا قدم ہونا سب کی گردن پر مراد ان کی بزرگی اور بڑائی ہے اس میں کیا حرج ہے جو ان سے بڑے ہیں ان کا قدم حضرت پیران پیر کی گردن پر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۵۹ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

لہذا خود وہابیوں کی کتاب سے ہمارا موقف و نظریہ ثابت ہو گیا کہ جو ان پیران پیر سے بڑے ہیں (یعنی انبیاء و رسل اور صحابہ وغیرہ) ان کا قدم حضرات پیران پیر کی گردن پر ہے جبکہ غوث اعظم جن سے بڑے ہیں ان پر پیران پیر کا قدم ہے۔ یعنی غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے نیچے جتنے بھی اونچے اونچے اولیاء کرام ہیں ان سب اونچے اونچوں کے سروں سے بھی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا قدم (یعنی بزرگی و بڑائی) اعلیٰ ہے۔

لہذا جب خود دیوبندی وہابی حضرات یہ بات مانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ بات سرے سے یہاں ہے ہی نہیں، تو پھر خواہ مخواہ اس کو پیش کر کے اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت کا دفاع کرنا محض عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنا

اور دیوبندی وہابی عوام کو الو بنانا ہے۔

کیا اسماعیل دہلوی نے بھی ایسی وضاحت پیش کی؟

اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ مخالفین نے جب بھی اہل سنت و جماعت کے خلاف منہ کھولا، اس کو منہ توڑ جواب دیا گیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جس دہلوی صاحب کا دفاع کرنے کے لئے زندگی کی آخری سانس تک تاویلات باطلہ گھڑتے رہتے ہیں حتکہ کے مرکر مٹی میں مل جاتے ہیں، اُسی اسماعیل دہلوی کا اپنا اقرار ہے کہ☆'میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا **تیز الفاظ** بھی آ گئے ہیں اور بعض **جگہ تشدد بھی** ہو گیا ہے...... مجھے اندیشہ ہے **کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی**...... گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔" (ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۴) گویا ذہر رگوں میں داخل کر کے صحت یابی کی توقع و امید رکھتے ہیں۔

☆اسی کتاب تقویۃ الایمان کی عبارات کے بارے میں علماء دیوبند کے رشید احمد گنگوہی نے کہا کہ " **بعض مسائل میں بظاہر تشدد ہے**۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۲۶)

☆غلام رسول مہر صاحب لکھتے ہیں کہ تقویۃ الایمان میں "شاہ صاحب کی عبارت ایسی سادہ، سلیس، شگفتہ اور دلکش ہے کہ **چند مخصوص الفاظ و محاورات کو چھوڑ کر** آج بھی ایسی دلکش کتاب لکھنا سہل نہیں (مقدمہ تقویۃ الایمان صفحہ ۳۱)

☆اشرفعلی تھانوی کے مطابق "**تقویۃ الایمان میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہیں**" (امداد الفتاویٰ جلد ۴ ص ۱۱۵)

لہذا جب خود مصنف اور اسکے پیروکار اقرار کر چکے کہ تقویۃ الایمان میں تیز الفاظ، سخت الفاظ، تشدد واقع ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے شورش اور لڑائی جھگڑے شروع ہوئے اور آج دن تک ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے۔ تو پھر ایسی کتاب و عبارات کا دفاع کرنا ضد و ہٹ دھرمی کے سوائے کچھ نہیں ہے۔

جب قرآن و حدیث سے ان لوگوں کو اپنی کتاب تقویۃ الایمان کی حمایت و دفاع پر کوئی ثبوت نہ ملا تو اب ان لوگوں نے ایک نیاء طریقہ اختیار کیا۔ کہ کبھی تو اپنی حمایت پر اولیاء اللہ کے در پر جا کھڑے ہوتے کہ شاہد ہماری مشکل کشائی ہو جائے اور کبھی علماء اہل سنت کہ حوالہ جات پیش کر کے خود کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن انشاء اللہ عزوجل بے ادبوں کو یہاں بھی کچھ نہیں ملے گا اور نا امید ہو کر ہی لوٹیں گے۔ انشاء اللہ عزوجل۔

احمد رضا سلطانپوری قادری (nusratulhaq92@gmail.com)